روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴-۳۹ | بدھ ۱۲ رمضان ۱۴۰۹ھ ۱۹ شہادت ۱۳۶۸ ہش ۱۹ اپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہائی فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے" اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

صد سالہ احمدیہ جشن تشکر ـــ برطانیہ

ہسپتالوں کی امداد کے لئے رقم اکٹھی کرنے کی غرض سے

خدام الاحمدیہ برطانیہ کی سائیکل میراتھن دوڑ

ہمارا مقصد ضرورت مند انسانیت کی خدمت کرنا ہے

تین ہسپتالوں کو ۲۱ ہزار پونڈ کی رقم بطور عطیہ دی گئی

برطانوی وزیر صحت اور علاقے کے لارڈ میئر کی تقریب میں شمولیت

خدام الاحمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام گیارہ مارچ تا ۱۹ مارچ ۱۹۸۹ء کو سائیکل میراتھن ریس منعقد کی گئی۔ یہ ریس لنڈن سے ۲۵۰ میل شمال میں واقع شہر بریڈ فورڈ کے احمدیہ مشن ہاؤس سے شروع ہوئی۔ اس کا آغاز حضور انور کے اس پیغام کے ساتھ ہوا۔

"مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ خدام الاحمدیہ یوکے نے صد سالہ احمدیہ جشن تشکر" کی مناسبت سے بریڈ فورڈ سے لنڈن تک سائیکل میراتھن ریس کا انعقاد کیا ہے۔ یہ برطانیہ میں اپنی قسم کی پہلی منفرد کوشش ہے جس کا مقصد اس ملک کے بعض خیراتی اداروں کے لئے فنڈ جمع کرنا ہے۔ جماعت احمدیہ عالمگیر اپنی سو سالہ تاریخ میں ہمیشہ بلا امتیاز باہمی اخوت اور انسانی خدمت میں کوشاں رہی ہے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ (ہمارا دین) مذہبی، سماجی اور ثقافتی تعلق کو فروغ دینے کی تعلیم دیتا ہے اور لہٰذا صد سالہ جشن کی تقاریب کے لئے دنیا بھر میں ہمارے پروگراموں اور پالیسی کا لازمی جزو ہے۔ اس موقع پر میں منتظمین کو دل کی گہرائی سے مبارکباد دیتا ہوں اور اسی طرح اس ریس کے سپانسر اور اس میں شامل ہونے والوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور اس نیک مقصد میں اُن کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔"

حضور انور کا یہ پیغام انگریزی زبان میں تھا اور مکرم آفتاب خان صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے ریس شروع ہونے سے قبل شہر کے لارڈ میئر، ممبران پارلیمنٹ اور دیگر کونسلرز کی موجودگی میں پڑھ کر سنایا جو کہ ان سائیکل سواروں کو الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اس ریس کا مقصد جیسا کہ حضور انور کے پیغام سے واضح ہے بعض برطانوی ہسپتالوں کے لئے مالی امداد فراہم کرنا تھا چنانچہ اس ریس کے ذریعہ خدام نے ۲۶ ہزار پونڈ کی خطیر رقم اکٹھی کرنے کی سعادت پائی۔ اس میں سے مبلغ اکیس ہزار پونڈ کی رقم تین طبی اداروں کو مساوی طور پر بذریعہ چیک حضور انور نے پیش کی۔ اس کے لئے ریس کے اختتام پر ۱۹ مارچ کو ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علاوہ برطانوی وزیر صحت مسٹر ڈیوڈ ملر اور وانڈز ورتھ کے لارڈ میئر نے بھی شرکت فرمائی۔ اس ریس کے کل شرکاء کی تعداد ۲۵۰ تھی۔ ان سب خدام نے صد سالہ جشن تشکر کے علامتی نشان والی سفید شرٹس پہن رکھی تھیں۔ خدام کا یہ قافلہ برطانیہ کے متعدد شہروں ہڈرز فیلڈ، شیفیلڈ، نوٹنگھم لیسٹر۔ برمنگھم، کوونٹری، سلو اور ھنسلو سے ہوتا ہوا لنڈن پہنچا۔ ان تمام شہروں میں لارڈ میئرز۔ ممبران پارلیمنٹ اور کونسلرز وغیرہ کی طرف سے سائیکل سواروں کا استقبال کیا جاتا رہا۔ سارا راستہ ایک ایمبولینس اور پولیس اسکواڈ خدام کے ہمراہ رہی ۱۹ مارچ کو جب سوار ایک ایک کر کے مشن ہاؤس لنڈن پہنچے تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وزیر صحت جناب ڈیوڈ ملر اور وانڈز ورتھ کے لارڈ میئر کے ہمراہ سینکڑوں احباب جماعت کی موجودگی میں ان کا پرجوش اور پرتپاک استقبال فرمایا۔ بچیوں نے سیدنا حضرت بانی سلسلہ کی نظمیں خوش الحانی سے گا کر ان کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعدازاں حضور انور

باقی صفحہ ۸ پر

اعلان نکاح

مکرم و محترم شیخ نور احمد صاحب منیر مربی سلسلہ نے احمدیت کی دوسری صدی کے پہلے دن یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو بیت الذکر اسلام آباد میں مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع اسلام آباد کے تین بچوں کے نکاح کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزہ امۃ الباسط وہاب کے نکاح کا اعلان عزیزم مرزا افضل بیگ صاحب ابن مرزا انور بیگ ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

۲۔ عزیزم شیخ وسیم الرحمٰن ابن شیخ عبدالوہاب صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزہ امۃ الرحیم بنت مکرم عبدالرشید صاحب قریشی لاہور سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

۳۔ نیز عزیزہ نسیمہ رفعت بنت شیخ عبدالوہاب صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزم ڈاکٹر حنیف احمد صاحب قمر امیر ضلع میانوالی ابن مکرم چوہدری محمد امین صاحب ربوہ کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔

عزیزان شیخ وسیم الرحمٰن۔ امۃ الباسط وہاب اور نسیمہ رفعت حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب کپور تھلوی (اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے) رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پڑ پوتے اور پڑ پوتیاں ہیں اور شیخ عبدالرحمٰن کپور تھلوی کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ امۃ الرحیم مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق سابق امیر جماعتہائے لدھیانہ اور جڑانوالہ کی پڑپوتی ہیں اور ڈاکٹر حنیف احمد صاحب قمر مکرم چوہدری محمد عبداللہ آف کریام جالندھر کے پوتے ہیں۔

احباب سے گذارش ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ تعلق ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت فرمائے۔

شیخ محمد سلیم دنیا پوری۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹ر شہادت ۱۳۶۸ہش ۱۹ر اپریل ۱۹۸۹ء

نیکی اور سعادت

مذاہب کے اختلاف اور تہذیب و تمدن کی یک رنگی و ہم آہنگی نہ ہونے کے باوجود بعض اصول ایسے ہیں کہ ان کو اپنانے ہی سے انسانی فطرت کا حسن نکھرتا ہے۔ ہم سب انسان ہیں اور ہم سب کو انسانیت کا حق ملنا چاہیئے یہی بات مدنظر رکھتے ہوئے قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگوایا تھا۔ اس نعرے کے بغیر دنیا میں یکسوئی اور ایکت ہو ہی نہیں سکتی۔

خوبیوں کے قیام اور ان کے استحکام کے لئے ضروری ہے کہ خوبی صرف اپنے لوگوں ہی میں نہ نظر آئے بلکہ دوسروں کی خوبیوں سے بھی صرفِ نظر نہ کیا جائے ان کا بھی اقرار کیا جائے اور ہو سکے تو انہیں اجاگر کیا جائے اس کی ایک تازہ مثال یہ ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے حال ہی میں فرمایا ہے۔ (خلاصۃً) آئرلینڈ میں رومن کیتھولک ہونے کے باوجود دینِ حق سے نفرت نہیں ہے اور جس علاقے میں اس وقت ہم مشن بنا رہے ہیں اس کے لوگ انسانی اقدار سے مزین با اخلاق لوگ ہیں اسی طرح میں نے اندازہ لگایا ہے کہ یہاں کے صحافی بھی اس بات میں عار محسوس نہیں کرتے کہ ان کے عقیدے کے خلاف اگر کوئی شخص کوئی ٹھوس دلیل پیش کرے تو اسے تسلیم کریں اور اسے دنیا کی نظر میں بھی لے کے آئیں چنانچہ میری آمد پر ایک اخبار میں شائع ہونے والے پہلے تعارفی مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والے نے کھلے دل اور وسیع نظر سے جماعت احمدیہ کا مطالعہ کیا ہے۔ حضور نے فرمایا مذہب میں جو چیز زیادہ کام آتی ہے وہ دراصل دل کی نیکی اور سعادت ہے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں "جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار"۔

حیرت کی بات ہے کہ یہ خوبیاں مغرب ہی میں کیوں زیادہ ہیں۔ مشرقی علاقے کیوں اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ مذہب کا اختلاف اپنی جگہ پر انسانی فطرت کا حسن صرف اسی طرح نکھارا جا سکتا ہے کہ جہاں بھی اچھی بات نظر آئے اس کا اقرار کیا جائے۔

سارے لوگ اکٹھے ہو کر کر دیں یہ اعلان
دنیا کا ہر ایک مقدس شخص ہے اپنی جان
اپنا اپنا طور طریقہ اپنا اپنا مسلک
جس پر جس کا جی چاہے لا سکتا ہے ایمان

ــــ ابوالاقبال

غزل

شوقِ حصولِ منزل و تدبیر بھی تو ہو
پر اس کے ساتھ خوبیٔ تقدیر بھی تو ہو

رحمت تری وہی مرا دستِ طلب وہی
پھر دیر کیوں ہے باعثِ تاخیر بھی تو ہو

کیا فردِ جرم مجھ پہ ہے کچھ تو ذرا کھلے
مجھ پہ عیاں مری کوئی تقصیر بھی تو ہو

میں مجرمِ وفا ہوں مجھے اعتراف ہے
لیکن یہ جرم لائقِ تعزیر بھی تو ہو

سمجھائے کوئی گرتے مکاں کے مکین کو
تخریب ہو چکی ہے اب تعمیر بھی تو ہو

بن باس کا جو حکم ہے میں کر تو لوں قبول
یہ سرزمین آپ کی جاگیر بھی تو ہو

ظلمت کدے میں دہر کے بھیجا گیا ہے گر
راہوں میں لطفِ یار کی تنویر بھی تو ہو

تنہائی کے عذاب سے بچنے کے واسطے
باہم تعلقات کی زنجیر بھی تو ہو

اس کائنات کی تو ہے بیحد وسیع بساط
انساں کے پاس قوتِ تسخیر بھی تو ہو

کرب و بلا کا دور سعادت تو ہے مگر
پیدا دلوں میں جذبۂ شبیر بھی تو ہو

ہونٹوں پہ دعویٰ ہائے محبت رہے تو ہیں
سینے پہ نقش یار کی تصویر بھی تو ہو

گر پیار ہے تو پیار کا بھی چاہیئے ثبوت
دل پہ رقم وفاؤں کی تحریر بھی تو ہو

خوابوں کے آسرے پہ گزاری ہے زندگی
ظاہر اب اپنے خواب کی تعبیر بھی تو ہو

اے حسنِ بے نیاز ادھر بھی نگاہِ لطف
قائم جہاں میں عشق کی توقیر بھی تو ہو

آنسو بہے تو کیا، مرا سینہ جلا تو کیا
پیدا مری دعاؤں میں تاثیر بھی تو ہو

ــــ صاحبزادی امۃ القدوس ــــ
بنت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی علمی خدمات

مولانا محمد اسمٰعیل منیر صاحب

جماعت احمدیہ نے روحانی خدمات کے ساتھ علمی میدان میں بھی انسانیت کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت فضل عمر نے جونہی بیرونی ممالک میں احمدیہ مشن قائم فرمائے تو آپ کی رہنمائی میں افریقن ممالک میں احمدیہ سکول اور ہسپتال کھولنے میں ابتداء فرمائی۔ مغربی افریقہ کے پہلے مربی الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کے ذریعہ ۱۱ ستمبر ۱۹۲۲ء کو پہلے احمدیہ سکول کا قیام لیگوس میں عمل میں آیا۔ جس کی رپورٹ قارئین کی دلچسپی کیلئے وہاں کے جریدہ دی افریقن (The AFRICAN MESSENGER 20 SEP 1922) سے پیش کی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کا ترقیاتی پروگرام

۱۱ ستمبر کا دن نہ صرف جماعت احمدیہ کی مختصر سی جماعت اور لیگوس کے تمام مسلمانوں کے لئے ایک سنہری دن قرار دیا جانا چاہیئے۔ اس دن یہاں تعلیم الاسلام اسکول کا اجراء ہوا۔ جس کو مسلمان بڑوں اور بچوں کی خاطر (احمدی) چلائیں گے۔ اس سے قبل کوئی اسکول اس سے بہتر خواہشات یا بہتر شخصیت کے زیر سایہ شروع نہیں ہوا۔ جناب ریذیڈنٹ نے یوروبا زبان میں تقریر کرتے ہوئے اس موقع پر اپنی موجودگی پر خوشی کا اظہار کیا۔ ان کو یاد تھا کہ کس طرح آج سے چالیس سال قبل مسلمانوں کے اسکول کا مسئلہ اس وقت کے SHETTA. BEY کے سامنے پیش ہوا تھا مگر ابھی تک کامیابی نہیں ہوئی ہے مترجم)

یہ بات ریذیڈنٹ صاحب کے لئے خوشی کا باعث تھی کہ مولوی عبدالرحیم نیرؓ صاحب نے کس آسانی سے ایسے کام کی تکمیل کر دی تھی۔ جس سے مسلمان اب تک محروم تھے۔۔۔۔۔"

اس طرح نائیجیریا میں پہلا ٹیچر ٹریننگ کالج کھولنے کا شرف بھی احمدیہ مشنری مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کو ملا۔ جو ۸ مسلمان تنظیموں کے مشورہ سے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے چیئرمین بنے۔ اور ان کی رہنمائی میں مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب بی اے، بی ایڈ کو اس کالج کو کئی سال تک کامیابی سے چلانے کی توفیق ملی۔

اسی طرح غانا میں بھی پہلا۔۔۔ اسکول جماعت احمدیہ کے مربی الحاج حکیم فضل الرحمٰن کے ذریعہ سالٹ پانڈ میں ۱۹۲۷ء میں قائم ہوا یہ پرائمری سکول تھا۔

سیرالیون میں بھی پہلا پرائمری اسکول جماعت احمدیہ نے ۱۹۳۹ء میں روکوپر میں کھولا۔ یہ ابتدائی بیج تھے جنہوں نے جماعت احمدیہ کو "A PIONEER IN EDUCATION" بنا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بیج کی بڑھوتری کے سامان خود ہی فرمائے کہ ان ممالک میں احمدیہ پرائمری اسکولوں کی تعداد اب سینکڑوں میں ہے۔ اس وقت صرف سیرالیون میں ان کی تعداد ۱۰۰ سے آگے نکل رہی ہے۔

پہلا سیکنڈری سکول

افریقہ میں پہلا احمدیہ سیکنڈری اسکول کماسی (غانا) میں ۱۹۵۰ء میں شدید مخالف حالات میں قائم ہوا۔ اور اب یہ اس ملک کا LEADING SCHOOL سکول ہے۔

اس کی سلور جوبلی کے موقع پر مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت احمدیہ غانا نے فرمایا

"کسی زمانہ میں گھانا کے مسلمانوں میں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ ماڈرن تعلیم ایک مسلمان کو کافر بنا دیتی ہے۔ اس لئے کسی مسلمان کے لئے ایسی تعلیم کا حاصل کرنا جائز نہیں اور اسی بنا پر اسکول کی مخالفت بھی ہوئی۔ لیکن یہ امامت احمدیہ کی برکت تھی کہ ان نامساعد حالات میں ہمارے پیارے آقا حضرت فضل عمر کے ارشاد پر ہمارے مربیان کرام نے اس اسکول کی بنیاد ڈالی۔ اور آج کی تقریب اور حاضرین گواہ ہیں کہ اس اسکول کے قیام نے مسلمانوں اور ملک کی جو خدمت کی ہے ملک غانا کی تاریخ اسے سنہری حروف سے یاد رکھے گی۔ اور پرانے مسلمانوں کے اس عقیدے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے کہ ماڈرن تعلیم مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے۔ آج ہزاروں بچے اس اسکول سے فارغ ہو کر ملک و قوم کی خدمت کا اہم فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور ملکی استحکام میں ان کا اہم حصہ ہے۔ اور اسکول نے یہ باور کرا چھوڑا ہے کہ جماعت احمدیہ بلا امتیاز مذہب، نسل، قوم، انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔"

(الفضل ۲۳ اگست ۱۹۷۷ء)

اسی طرح سیرالیون میں پہلا احمدیہ سیکنڈری سکول "بو" BO میں ۱۹۶۰ء میں مولانا شیخ نصیر الدین احمد صاحب نے شروع فرمایا۔ اس کی حسن کارکردگی کو دیکھتے ہوئے چند سالوں میں اس کے تین اور ساتھی اسکول جورو، بواجیبو، اور فری ٹاؤن میں کھل گئے اور اتنی سرعت سے انہوں نے خدمت کے میدان میں نمایاں ترقی کی کہ نصرت جہاں پروگرام کے شروع ہونے پر ان کی تعداد میں حیرت انگیز طور پر ترقی ہوئی اب ان کی تعداد ۲۱ ہو گئی ہے۔ اس تعلیمی کارنامے کو پیش کر کے مسٹر سیسے چیف ایجوکیشن آفیسر اپنے ایک مضمون A PIONEER IN EDUCATION کے آخر پر فرماتے ہیں۔

"احمدیت کی ابتدا کچھ کم سو سال قبل شدید مخالفت کے دوران ہوئی۔ نہ ختم ہونے والی مخالفت کا یہ سلسلہ یورپ اور امریکہ سمیت دنیا کے مختلف حصوں میں تیز تر ہوتا رہا۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ کوئی بڑی تحریک جس کے پیچھے خدائی ہاتھ نہ ہو اس نے مقابلۃً اتنے مختصر سے وقت میں اتنی ترقی حاصل کر لی ہو نیز یہ بات انسان کے اپنے ہی مفاد میں ہے کہ وہ صداقت کو جب کہ وہ اس پر عیاں ہو جائے قبول کر لے۔"

ہمارے ان تعلیمی اداروں کے شاندار نتائج بھی امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا ناصر صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے خود ملاحظہ فرمائے اور ان کا اظہار یوں فرمایا

"اس وقت دنیا میں عیسائیت سے اسلام کی جو جنگ ہے وہ در اصل افریقہ میں لڑی جانے والی ہے۔ میں نے بڑا غور کیا اور حضرت فضل عمر (ناقل) کا بھی یہی خیال تھا۔ میں نے عیسائیت اور اسلام کے نقطہ نگاہ سے ساری دنیا کا ایک جائزہ بھی لیا تھا۔ جس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ عیسائیت افریقہ میں پیچھے ہٹ رہی ہے۔ پہلے وہ ہمارے بچے اغوا کر کے لے جاتے تھے اور اغوا کا مطلب یہ ہے کہ عیسائی سکول تھے۔ جو داخل ہوتا تھا "محمد" اور پہلے دن لکھا جاتا تھا۔ "ایم (محمد)" اور ساتھ پیٹر اس کو کہتے تھے۔ پانچ سال کے بعد جب وہ سکول سے نکلتا تھا تو وہ M. PETER (ایم پیٹر) عیسائی ہوتا تھا۔ نہ انجیل کا پتہ اور نہ ان کے اقوال اور قواعد کا پتہ لیکن نام بدل دیا جاتا تھا۔ اور وہ اپنے آپ کو عیسائی کہنے لگ جاتا اب باپ بڑا مخلص مسلمان اور بیٹا نام کا عیسائی بڑے آرام سے اور بغیر کسی جھگڑے کے وہ پیٹر بن گیا۔ اب گیمبیا سے اطلاع آئی ہے کہ وہاں ہمارے سکول کا افتتاح ہو گیا ہے۔ اور وہاں کے لاٹ پادری نے بھی اپنا بیٹا ہمارے سکول میں داخل کروا دیا ہے۔ کسی نے ان سے کہا کہ یہاں تو قرآن مجید بھی ضرور پڑھائیں گے۔ اس نے جواب دیا کہ بے شک پڑھائیں میں تو اپنے بچے کو یہاں ہی داخل کراؤں گا۔ علاوہ ازیں پیراماونٹ چیفس کے بچے بھی پڑھتے ہیں۔ کہ ہم نے احمدیہ میں داخل ہونا ہے۔ افریقہ میں احمدیہ سے مراد احمدیہ سکول ہے"

الفضل ۱۷/۲ ۱۳

سیرالیون میں احمدیہ مشن کی تعلیمی خدمات کا اعتراف

۲۲ مئی ۱۹۵۸ء کو سیرالیون کے انگریز گورنر جنرل سر مورس این ڈورمین SIR MORRIS N-DOORMAN احمدیہ پرائمری سکول بو میں پہلی بار تشریف لائے تو آپ نے سکول کی لاگ بک میں مندرجہ ذیل ریمارکس دیئے۔

"یہ میری اس سکول میں پہلی آمد ہے۔ اور میں یہ دیکھ کر بہت خوشی محسوس کرتا ہوں کہ اسکول میں معقول اور اچھا تعلیمی معیار قائم رکھا جا رہا ہے اور کلاسوں میں طریق تعلیم بھی خوش کن اور روح افزا ہے۔"

(الفضل ۱۴ جون ۱۹۵۸ء)

۲ مارچ ۱۹۶۹ء میں سیرالیون کے گورنر جنرل جناب بانجا تائیجان سی H.E BANJA TEJANSIE نے احمدیہ سیکنڈری سکول جورو کے سائینس بلاک کی افتتاحی تقریب سرانجام دی اس موقع پر حکومت کے متعدد وزراء بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ خطاب کے دوران آپ نے فرمایا کہ۔

"میں تاحیات اس جماعت کی مدد اور حوصلہ افزائی کرتا رہوں گا"

(فائل تاریخ سیرالیون نمبر ۱ صفحہ نمبر ۲۱۵-۲۱۴)

۱۹۶۹ء میں سیرالیون کے وزیراعظم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب سیاکا سٹیونز۔
HON. SIAKA.P STEVENS
نے احمدیہ سکول فری ٹاؤن کا معائنہ فرمایا اس موقع پر مندرجہ تاثرات چھوڑے۔

"آج مجھے احمدیہ سکول کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے"

(الفضل ۱۴ جون ۱۹۵۸ء)

(فائل تاریخ سیرالیون نمبر امت ۲۱۵-۲۱۴)

۱۹۷۰ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر سیرالیون کے وزیر خزانہ جناب ڈاکٹر ایم ایس فورنا HON. DR. H.S. FORNA نے فرمایا۔

"احمدیت نے ہمارے تعلیمی نظام پر عیسائیت کی گہری چھاپ کے اثر کو کم کرنے کے لئے صحت مندانہ اقدام کیا ہے۔ اور عیسائی مشن سکولوں میں جبری اصطباغ کی جو روایت چلی آ رہی تھی وہ اب ختم ہو چاہتی ہے یہ ایک صحت مندانہ تغیر ہے۔ جسے ہم سب ممنونیت کے جذبات کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ یہ صحت مند انقلاب بپا کرنے میں احمدیہ مشن نے کتنا کردار ادا کیا ہے اس وقت بتانا ممکن نہیں لیکن اس حقیقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ (دعوت الی اللہ۔ ناقل) کے میدان میں صحت مندانہ مسابقت کا عنصر احمدیت نے آ کر اجاگر کیا۔"

دسمبر ۱۹۷۶ء میں سیرالیون کے صدر مملکت کیالہ احمدیہ اسکول تشریف لے گئے اور اس موقع پر فرمایا۔

"ملک کے انتہائی شمال کے دور دراز کے علاقوں میں جو آمد و رفت کے بہتر نظام نہ ہونے کی وجہ سے ملک کے دیگر حصوں سے الگ تھلگ ہیں۔ احمدیہ مشن کی طرف سے ایگریکلچرل سیکنڈری سکول کے نام سے ایک عظیم تعلیمی ادارہ کا قیام احمدیہ مشن سیرالیون کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ اس نے ہماری ایک اہم ضرورت کو پورا کر کے انسانیت کی خاص خدمت سرانجام دی ہے۔ نیز فرمایا کہ میں نے اس سکول کے بچوں کے انتہائی نظم و ضبط کے مظاہرہ کا خود مشاہدہ کیا ہے۔ اور میں اس سے بے حد متاثر ہوا ہوں... ہم سب کا فرض ہے کہ ہم بحیثیت مجموعی احمدیہ مشن کے قائم کردہ اس عظیم ادارہ سے ہر ممکن تعاون کریں۔ اور ان کا ہاتھ بٹائیں۔ ایسے ادارے ہمارے ملک کی ایک بنیادی ضرورت کو پورا کرتے ہیں"

تعارف

اب تو یہ شور کچھ کم ہو گیا ہے۔ لیکن آج سے کچھ ہی عرصہ پہلے یہ بات کہ انگریزی کو پاکستان سے دھکے دے کر نکال دینا چاہیئے تاکہ مقامی زبانیں پنپ سکیں۔ اور خاص طور پر قومی زبان اردو پر کوئی بیرونی زبان اثر انداز نہ ہو۔ یہ بات ایک شور کی صورت اختیار کر گئی تھی۔ لوگ کہتے تھے کہ بڑے بڑے لوگ جو اپنے بچوں کو انگلش میڈیم سکول میں داخل کرواتے ہیں وہ اپنی سیاسی یا سماجی حیثیت کو مستحکم بنانے کے لئے اس بات کا پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ اردو زبان کو آگے آنا چاہیئے اور اس حد تک آگے آنا چاہیئے۔ کہ انگریزی زبان کا نام و نشان نہ رہے۔ لیکن نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ بات درست تھی یا نہیں لیکن بہرحال پراپیگنڈا بڑے بڑے لوگوں کی طرف سے ہی کیا جاتا تھا۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ انگلش میڈیم سکول میں عام طور پر وہی بچے داخل ہوتے ہیں جن کے ماں باپ بڑے بڑے لوگوں میں شامل ہیں۔

عجیب کیفیت تھی کہ اپنے بچوں کو انگریزی پڑھاؤ اور دوسرے بچوں کو انگریزی سے منع کرو۔ بلکہ بڑوں کو بھی اس بات کی تلقین کرو کہ انگریزی کو بھول جاؤ۔ بعض لوگوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ دراصل امیر لوگ غریبوں کو غریب رکھنے بلکہ غریب تر بنانے کیلئے یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں ڈر ہے کہ غریب کا بیٹا انگریزی پڑھ کر امیر کے بیٹے کے برابر ہو جائے گا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ بعض وڈیرے یا بڑے لوگ اپنے علاقے میں سکول نہیں کھلنے دیتے ان کی خواہش یہ ہے کہ غریبوں کے بچے نہ پڑھ سکیں اور ان کے کام آتے رہیں۔

بہرحال جو کچھ بھی ہو آجکل حالات بدل چکے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ قائداعظم لائبریری باغ جناح لاہور مبارکباد کی مستحق ہے کہ وہ انگریزی ادب خاص طور پر شاعری کے فروغ کے لئے وقتاً وقتاً سے مختلف شعراء کا انتخاب چھاپتی رہتی ہے۔

سب سے پہلا انتخاب ۱۹۸۴ء میں چھپا اس کا نام تھا۔ NEXT MOON
"نیا چاند جو اب چڑھے گا"
اس کے بعد انہوں نے ایک اور کتاب بھی چھاپی ہے اس کا نام ہے
VARIOUS TERRAIN ۔
یہی کتاب ہمیں ملی ہے اور اس پر اس مختصر سے تبصرے میں ہم اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ اس انتخاب میں جن شعراء کا کلام درج ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ انیق احمد۔ حنا بابر علی۔ انعام الحق عالمگیر ہاشمی۔ وقاص احمد خواجہ۔ توفیق رفعت۔ آر۔ اے۔ سعید۔ اور اے اطہر طاہر۔

اے اطہر طاہر اس انتخاب کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ نظمیں کسی کی ایک کسی کی دو۔ کسی کی اس سے بھی زیادہ۔ سب سے زیادہ نظمیں عالمگیر ہاشمی کی ہیں۔ اور سب سے کم وقاص احمد خواجہ کی ہیں۔ لیکن نظموں کی تعداد تو کوئی معنے نہیں رکھتی نظمیں بذات خود بہت اچھی ہیں۔ اور ہمیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ اس قسم کے انتخاب چھپتے ہیں۔ خدا کرے یہ چھپتے ہی رہیں۔ اور انگریزی ادب خاص طور پر شاعری کو فروغ ملتا رہے۔ خاص طور پر ہم نے اس لئے کہا کہ ہم بھی گاہے گاہے انگریزی زبان میں شعر کہہ لیتے ہیں۔ دو مجموعے ہمارے بھی چھپ چکے ہیں۔ SONGS OF THE SOUL ۔ سانگز آف دی سول۔ اور ویوز اینڈ تھاٹس WAVES AND THOUGHTS ان دونوں پر اخبارات میں تبصرے ہو چکے ہیں۔ اور یہ خدا کا فضل ہے۔ یہ تبصرے کافی حد تک حوصلہ افزا ہیں۔

یہ انتخاب جو اس وقت سامنے ہے اس میں سے تمام نظموں کا ذکر تو نہیں کیا جا سکتا ایک نظم جو ہمیں بہت پسند آئی حنا بابر علی کی ہے۔

"میں وہاں ہوں جہاں تم ہو (یہاں تم سے مراد خدا ہے) میں بارش کے قطرے میں ہوں جو وقفوں سے اچھل کر گرتے ہیں۔ اور سڑک پر اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ قطرے جو سڑک پر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ کاریں ان سے ہٹ کر چلتی ہیں۔ کہ چھینٹے نہ اڑیں۔ اور جب چھینٹے اڑتے ہیں تو صاف ظاہر ہے یہ ایک ظالمانہ سی بات ہے۔ اس لئے کہ راہگیروں کے کپڑے خراب ہوتے ہیں۔ میں وہاں ہوں جہاں تم ہو بادلوں میں جو زمین سے آسمان تک کا سفر کرتے ہیں اور آسمان سے زمین تک کا۔

میں نہایت خاموشی سے ہر روح میں تمہارا مشاہدہ کرتی ہوں۔

میں وہاں ہوں جہاں تم ہو۔ رات اور دن کے پرتو ہیں۔ میں وہاں تمہاری بے پناہ واحدانیت کا مشاہدہ کرتی ہوں۔ میں تمہاری خادمہ ہوں۔ اور میرا وجود تمہارے احکام کی تعمیل کے لئے مستعد ہے"

کتنی اچھی نظم ہے۔ ایسی ہی اچھی اچھی بہت سی نظمیں ہیں۔ یہ انتخاب قائداعظم لائبریری پبلی کیشنز باغ جناح لائبریری سے مل سکے گا۔ قیمت درج نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے یہ کتاب فروخت نہ کی جا رہی ہو۔ صرف تحفتہً بعض دوستوں کو پیش کی جاتی ہو۔ آپ لکھ کر پوچھ لیجئے

ایک اور بات اگر آپ انگریزی زبان میں شعر کہتے ہوں۔ تو آپ ہمیں اپنے انگریزی اشعار کا نمونہ بھجوایئے یا اگر آپ نے کوئی کتاب مرتب کی ہے اور شائع کی ہے تو وہ کتاب ہمیں عنایت کیجئے۔ ہم آپ کو اپنے قارئین سے متعارف کروانا چاہتے ہیں

نسیم سیفی

اطفال توجہ فرمائیں

کیا آپ نے اپنا چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے؟

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کی یہ خواہش تھی کہ اطفال وقفِ جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔ کیا آپ نے اپنا چندہ وقفِ جدید ادا کر دیا ہے۔ اگر نہیں تو عید پر ملنے والی عیدی میں سے چندہ وقفِ جدید ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مالی قربانی میں اپنی وسعت کے مطابق بڑوں سے آگے نکل جانے کی توفیق دے۔

(سیکرٹری وقفِ جدید مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دامن پکڑا اور قوم اور برادری کی کچھ بھی پرواہ نہ کی خدا تعالیٰ نے بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے۔ جس مکہ سے آپ نکالے گئے تھے اسی مکہ میں ایک شہنشاہ کی شان اور حیثیت سے داخل ہوئے۔

ــــ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

سچا نبی اس کا نام ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے۔

ــــ حضرت اقدس بانی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شخصیات

ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی

گذشتہ دنوں ایک تقریب میں محترم ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی کو ان کے مرتبہ سے بہت کم مرتبہ کی جگہ پر بٹھایا گیا تھا۔ محترم ڈاکٹر سلام صاحب نوبل انعام یافتہ کو یہ بات بری لگی اور انہوں نے ایک اخبار کی بیان کے ذریعہ اس بات کی مذمت کی۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکرم سلام صاحب کے دل میں محترم سلیم الزمان صدیقی کی کیا قدر و منزلت ہے۔ فرمان فتح پوری صاحب کی محترم سلیم الزمان صدیقی سے متعلق ایک تحریر قارئین کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

(مدیر)

ہم میں سے ہر فرد ایک اپنی شخصیت رکھتا ہے۔ یہ شخصیت دوسرے سے الگ بھی ہوتی ہے اور منفرد بھی۔

شخصیت سے کیا مراد ہے۔

نفسیات، فلسفہ، سماجیات، مذہب اور اخلاقیات کے ماہرین نے مختلف جواب دیئے ہیں۔

پھر بھی ان کی دی ہوئی تعریف اور روزمرہ کی زندگی میں اس لفظ کے استعمال کو مدنظر رکھیں تو صرف اسی قدر کہنا کافی ہوگا کہ

ایک آدمی کی خاندانی روایات، اس کے غور و فکر کے رویوں، اخلاقی و مذہبی رواداریوں، تہذیبی اقدار کی پاسداریوں، مشاغلِ حیات سے اس کی دلچسپیوں، اس کے ذہنی و فکری میلانات، اسکی رفتار و گفتار، اس کے نصب العین، علمی و ادبی اور ثقافتی ورثے سے اس کی وابستگی کا مجموعی نام شخصیت ہے۔ جس نسبت سے کوئی شخص ان امور میں امتیازی حیثیت رکھتا ہے اسی نسبت سے اس کی شخصیت دوسرے سے ممتاز ہوتی ہے۔

شخصیت کی تعمیر میں ایک فرد کی ذاتی ذہانت، محنت، کردار، عادات و اطوار، علم و فضل، سیاسی و سماجی عقائد و عوامل سبھی کا گہرا اثر ہوتا ہے لیکن "سماجی انسانیات" کے ماہرین کا خیال ہے کہ ایک شخص کی شخصیت کی تعمیر میں اس کا خاندانی ماحول، مخصوص ثقافتی و علمی اقتدار کی وہ فضاء سب سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے جس میں آدمی تربیت و تعلیم پاتا ہے۔ گویا شخصیت کی تعمیر کے دو خاص عنصر ہوتے ہیں ایک وراثتی یا نسبتی دوسرا خارجی۔

بڑی اور عظیم شخصیتیں ہر قوم اور ہر ملت کا گراں قدر سرمایہ ہوتی ہیں اور انہیں کے ذریعے پہچانی جاتی ہیں چنانچہ کوئی قوم یا ملت دراصل کہلاتی ہی اسی وقت عظیم ہے جب اس میں عظیم شخصیتوں کی نمایاں تعداد موجود ہوتی ہے۔ یہ شخصیتیں کبھی کسی خاص شعبۂ حیات سے مخصوص ہوتی ہیں اور کبھی کبھی مختلف علاقوں اور شعبۂ حیات سے۔ ایسی شخصیتوں کو ہم جامع الکمالات و جامع الصفات شخصیت کا نام دیتے ہیں۔

خوش قسمتی سے آج ہمارے درمیان ہمارے ملک اور ہماری قوم کی ایک ایسی ہی عظیم شخصیت موجود ہے۔ میری مراد عالمی شہرت یافتہ سائنس دان ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی سے ہے۔ ڈاکٹر صدیقی کیمیا کے ماہرین میں سے ہیں گویا کیمیا گر ہیں۔ وہ مشرقی مزاج کے ایسے کیمیا گر ہیں جنہوں نے مشرقی طب کے کلاسیکی علوم و فنون سے خصوصًا استفادہ کیا ہے۔ انہوں نے مشرق کی جڑی بوٹیوں کو اپنے تحقیقی مطالعے کا مرکز بنا کر، انکے بعض ایسے مفید خواص دریافت کیے ہیں اور ایسے افادات کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ اب اہل مغرب بھی انکی دکھائی راہ پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لیکن سائنس دان اور علم کیمیا کے ماہر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت کچھ ہیں۔ خواجہ میر درد نے کہا تھا۔

اکسیر پر مُہوس اتنا نہ ناز کرنا
ہے کیمیا سے بہتر دل کو گُداز کرنا

ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی فی الواقع دلِ گداختہ کے مالک ہیں۔ شخصیت میں حُسن، دراصل، دلِ گداختہ ہی سے جنم لیتا ہے۔ غالب نے سچ کہا ہے کہ

شمع فروغِ حُسنِ سخن دور ہے اسد
پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی

اس دلِ گداختہ نے ڈاکٹر صدیقی کو فنِ مصوری، شعر فہمی، شعر گوئی، ثقافتی ورثے کی تحقیق و تنقید اور تخلیقی حسن کاری کی تفہیم و تعبیر کا ایسا گراں قدر سلیقہ عطا کیا ہے کہ ان کی خوش فکری ان کی خوش گفتاری، انکی مطالعاتی ہمہ گیری، ان کی بلند نگہی اور ان کی انسان دوستی، ہماری زندگی کے لیے ایک نمونہ بن گئی ہے، ان کی شخصیت کے ہر جزو اور ہر رخ میں ایک حیرت انگیز کشش محسوس ہوتی ہے یہ غیر معمولی کشش کیسے پیدا ہوئی؟ انکی شخصیت میں عظمت کے یہ آثار کہاں سے آئے؟ آیا، اس میں زیادہ حصہ انکی ذاتی کوششوں کا ہے یا کلاسیکی ماحول نے یہ رنگ جمایا ہے۔ اسکے بارے میں ڈاکٹر صاحب سے جب بھی پوچھا، انہوں نے یہی بتایا کہ دونوں کا برابر حصہ ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی زندگی کا خاکہ بظاہر اس طور پر ہے کہ ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۷ء میں بمقام لکھنؤ پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۹ء میں علی گڑھ سے گریجویشن کیا۔ بعد ازاں جرمنی چلے گئے اور وہیں سے ۱۹۲۹ء میں پی ایچ ڈی کی سند لی۔ واپسی پر حکیم اجمل خاں کی معیت میں ڈرگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ دہلی کی بنا ڈالی اور جڑی بوٹیوں سے متعلق طب کے شعبے میں غیر معمولی تحقیقی کارنامے انجام دیئے۔ ۱۹۴۰ء میں ان کی خدمات "کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ" نے حاصل کر لیں، ۱۹۴۷ء کے اوائل میں ڈاکٹر صدیقی کو نیشنل کیمیکل لیبوریٹریز انڈیا کا ڈائریکٹر بنا دیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد، وہ کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ پاکستان" کی تعمیر میں لگ گئے اور اس کے چیئرمین رہے۔ پاکستان نیشنل سائنس کونسل کا قیام بھی انھیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ اس وقت وہ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف کیمسٹری جامعہ کراچی کے چیئرمین ہیں۔ یہ ادارہ عالمی شہرت کا مالک ہے اور ڈاکٹر صاحب کی ذاتی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

ڈاکٹر سلیم الزماں صدیقی نے اعلیٰ تحقیقی خدمات کے صلے میں متعدد علمی اعزازات حاصل کیے ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی اکادمیوں نے بھی انہیں طلائی تمغے دیئے ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی شہرت کے متعدد اداروں کے وہ رکن اور رہنما ہیں۔ حکومت پاکستان سے دوسرے اعزازات کے ساتھ ساتھ تمغۂ پاکستان و ستارۂ امتیاز بھی حاصل کر چکے ہیں۔ غرض کہ پروفیسر صدیقی کا نام اور کام، ساری دنیا میں جانا جاتا ہے اور ان کی ذات و صفات، پاکستان و اہلِ پاکستان کے لیے وجہ افتخار ہیں۔

اپنے موضوعِ خاص، یعنی کیمیا سے قطع نظر، ڈاکٹر صدیقی صاحب کو فنونِ لطیفہ سے بھی گہری دلچسپی ہے۔ فارسی، اُردو، جرمنی اور انگریزی زبانوں کے ادب سے یکساں لطف لیتے ہیں۔ حافظہ بلا کا ہے اور فارسی اور اردو کے بے شمار اشعار یاد ہیں۔ مصوری سے دلچسپی نظری بھی ہے اور خود بھی اعلیٰ درجے کے مصور ہیں۔ شاعری کی تنقید و تحسین کا خصوصی ذوق رکھتے ہیں۔ گاہے گاہے شعر بھی کہتے ہیں اور ایسی برجستگی کے ساتھ کہ ان کی قوتِ تخلیق اور ظرافتِ طبع کی داد دینی پڑتی ہے۔

فی الوقت دو واقعات یاد آ رہے ہیں۔ پاکستان میں ثقافت کے موضوع پر اکثر بحثیں رہتی ہیں۔ کبھی کبھی قومی ثقافت پر اور کبھی علاقائی ثقافت پر۔ ہمارے مخدوم و محترم جناب پیر حسام الدین راشدی مرحوم کو قدیم ادب اور ثقافت سے خاص دلچسپی تھی۔ ہر مسئلے کو کھینچ تان کر قدیم ادب اور ثقافت تک لے جاتے تھے ایک محفل میں، ڈاکٹر صدیقی نے پیر صاحب کی باتیں سنتے سنتے فرمایا کہ جی چاہتا ہے کہ فانی بدایونی کے اس شعر میں تھوڑا تصرف کر لوں۔

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات پہنچی تری جوانی تک
(فانی)

خدا تعالیٰ کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے تم اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو

(حضرت اقدس)

پیر صاحب نے کہا بہت خوبصورت ہے ایسا نہ ہو کہ خراب ہو جائے۔ کہنے لگے نہیں ایسا نہ ہو گا۔ پھر برجستہ شعر کو یوں پڑھا۔

ذکر جب چھڑ گیا ثقافت کا
بات پہونچی موہن جوڈارو تک

محفل زعفران زار بن گئی۔

ڈاکٹر صدیقی صاحب، خدا انھیں بہت دن رکھے، نوّے سال سے اوپر ہو چکے ہیں اور پوری مستعدی کے ساتھ کھڑے کھڑے کام کرتے ہیں۔ پھر بھی بعض حضرات کو ڈاکٹر صاحب سے شکایت رہتی ہے اور وہ ان کے وجود کو اپنی تنگ نظری اور کوتاہی کے سبب، جامعہ کراچی پر ایک بوجھ سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب ایسے لوگوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ خوب جانتے ہیں کہ یہی لوگ جو اُن کے حضور میں تعریفیں کرتے ہیں، غیاب میں کیسی برائیاں کرتے ہیں اور بد دعائیں دیتے ہیں۔ اس پس منظر میں جب انہوں نے اساتذۂ جامعہ کے ایک بڑے جلسے میں اپنا یہ شعر سنایا کہ

دعائیں مانگیں ہیں اغیار میرے مرنے کی
خدا جو چاہے تو میں ضد میں انکی مر کے نہ دوں

تو کٹنے والے کٹ گئے اور عام سامعین، ڈاکٹر صاحب کی برجستگی پر لوٹ پوٹ ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب کو فارسی میں سعدیؔ، حافظؔ اور عرفیؔ سے خاص دلچسپی ہے اور اُن کے سینکڑوں اشعار یاد ہیں۔ اُردو کے اساتذۂ فن میں وہ سبھی کے قائل ہیں لیکن غالبؔ اور میرؔ کے رسیا ہیں۔

ان کی تحریر و تقریر میں عموماً انھیں کے اشعار، برجستہ جگہ پاتے ہیں۔

میرؔ سے ان کے شغف کا اندازہ اس بات سے کیجئے کہ انھوں نے میر تقی میرؔ کے چھے کے چھے دیوان بغور پڑھے ہیں۔ پورے کلیات پر غایر نظر ڈالی ہے پہلے لطف لینے کے لیے پڑھا ہے۔ پھر پسندیدہ اشعار کا انتخاب کیا ہے یہ انتخاب، میرؔ کو سمجھنے سمجھانے کے سلسلے ہی میں کارآمد نہیں ہے بلکہ اس انتخاب میں، کلام میرؔ کے سارے محاسن اس طرح سمٹ آئے ہیں کہ قاری کو کلیاتِ میرؔ سے بے نیاز کر دیتے ہیں۔

ہم زندہ ہیں محض اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر جو کچھ ملتا ہے خدا سے ملتا ہے۔
ناظر مال

شخصیات

مرزا ادیب

مرزا ادیب ادب میں ایک بہت بڑا نام ہے۔ آپ نے نوجوانی ہی سے اردو کی خدمت شروع کی اور عُسر و یُسر میں ساری عُمر جاری رکھی۔ آپکی پہلی کتاب "صحرا نورد کے خطوط"، اتنی مقبول ہوئی کہ اب تک اس کے غالباً گیارہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

حال ہی میں تحسین فراقی صاحب نے ان سے انٹرویو لیا جو "سہ ماہی ادبیات" میں شائع ہوا۔ ہم اس انٹرویو کا آخری سوال اور اس کا جواب ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ ہم "سہ ماہی ادبیات"۔ تحسین فراقی اور مرزا ادیب کے ممنون ہیں۔ ادارہ

تحسین فراقی: آج کی نشست کا آخری سوال. اب جبکہ آپ اپنی زندگی کے ۷۳ سال گذار چکے ہیں تو جب آپ مڑ کر اپنی پون صدی کی زندگی اور نصف صدی کے علمی و ادبی کارناموں پر نگاہ ڈالتے ہیں۔ تو کیا آپ اپنی زندگی اور اپنے کام سے خود کو مطمئن پاتے ہیں۔ کیا آپ ایک لمبی سانس کھینچ کر اور سینہ تان کر کہہ سکتے ہیں۔ ؎

شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم!

میرزا ادیب: یہ آپ کا آخری سوال ہے تحسین صاحب! ادب میں زندگی کا وہ دور گذر رہا ہے جب وقت کی دھوپ میں زردی آجاتی ہے اور عُمر کا آفتاب اپنی بکھری ہوئی شعاعیں سمیٹ کر کسی نامعلوم گوشے کی طرف رُخ پھیرنے لگتا ہے۔ مَیں اپنے پروردگار کا شکر گذار ہوں کہ اس نے مجھے یہ توفیق دی کہ سخت ناسازگار حالات میں بھی اور اپنی محرومیوں کے باوجود قلم سے جو رشتہ قائم ہو گیا ہے وہ اب تک سلامت ہے اور اللہ نے چاہا تو آخری سانسوں میں بھی یہ رشتہ کسی شکل میں قائم رہے گا۔ آپ کہتے ہوں گے کہ مَیں نے ادب پر کوئی بہت بڑا احسان کیا ہے۔ نہیں تحسین میرے عزیز بھائی! ایسا نہیں ہے مَیں نے ادب پر اوّل تو احسان کیا ہی نہیں۔ اور کیا بھی ہے تو وہ اتنا نہیں ہے جتنا ادب نے مجھ پہ کیا ہے۔

ادب میرے لئے مسیحا کا رول ادا کرتا رہا ہے۔ زندگی کے کثیف اندھیروں میں جب میرا سانس سینے میں رُک گیا ہے اور میری نبض ڈوب ڈوب گئی ہے۔ ادب ہی نے مجھے روشنی دکھائی ہے مجھے یہ احساس دلایا ہے کہ تمہارا وجود غیر اہم نہیں، اہم ہے زندگی کے طویل سفر میں جو بیشتر خارزاروں پر گزرا ہے۔ ادب ہی نے مجھے آگے چلنے کا حوصلہ بخشا ہے۔ اس ادب نے مجھے ان گھروں کے دروازوں پر دستک دینے کی ترغیب دی ہے جن کے اندر دکھی انسان بستے ہیں۔ مَیں نے ان دکھی انسانوں کے سینوں میں جھانکا ہے۔ ان کے دکھ اپنے باطن میں اتارے ہیں۔ ان دکھوں میں میرے اپنے دکھ بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ ان آنسوؤں میں مَیں نے اپنے آنسو بھی ملا دیئے ہیں۔ میرے کردار آگے چلے نہیں گئے میرے ہمسفر بن گئے ہیں میرے ساتھ چلتے رہے ہیں چل رہے ہیں۔ اگر ادب میرے لئے مسیحا کا رول ادا نہ کرتا تو آج سے بہت پہلے میں اپنی محرومیوں۔ دکھوں کے شکنجوں میں جکڑ کر دنیا سے رخصت ہو چکا ہوتا۔ ادب نے واقعی میرے لئے مسیحائی کی ہے۔ جب میں کوئی افسانہ، ڈرامہ یا ادب پارہ مکمل کر لیتا ہوں۔

اور میرا دل اس تکمیل پر مطمئن ہو جاتا ہے۔ تو میرے اندر زندگی کی نئی لہر رواں دواں ہو جاتی ہے مردہ امنگیں از سرِ نو زندہ ہو جاتی ہیں۔ وہ لمحے میری زندگی کے سب سے قیمتی سب سے خوبصورت، سب سے زیادہ حیات بخش ہوتے ہیں۔ جب مَیں کوئی تخلیق مکمل کرنے کے بعد فائل میں رکھ دیتا ہوں اور بقول آپ کے ایک لمبی سانس کھینچ کر سینہ تان کر کہتا ہوں ؎

شادم از زندگیٔ خویش کہ کارے کردم

زندگی تو آنی جانی ہے۔ کچھ کر لیا جائے زندگی کے رائیگاں جانے کے متعلق احساس نہیں ہوتا بلکہ اس مصرعے کی بھرپور معنویت کا یقین ہو جاتا ہے۔

تحسین صاحب:۔
مَیں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بڑی استقامت سے اپنے سوالوں کے جواب سُننے میں چاہتا ہوں آخر میں وہ سطریں درج کرادوں جو مَیں نے اپنی خود نوشت میں اختتامیہ کے طور پر لکھی ہیں۔ یہ سطریں مکالمے کے انداز میں ہیں۔

"مسافر تو کہاں سے آیا ہے؟"
"ماضی کے اندھیرے غاروں سے"
"اندھیرے تو آج بھی ہیں"
"میرے ہاتھ میں مٹی کا دیا ہے"۔
"وہ رہا دور نور افشاں افق۔ ایک روز میں اپنے مٹی کے دیئے کی ننھی سی لَو۔ اس کی بے کراں روشنیوں میں شامل کردوں گا۔ اور خود چُپ چاپ وادی خاموشاں میں اتر جاؤں گا۔"

(سہ ماہی "ادبیات" کے شکریہ کیساتھ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے بیٹے محمد نصیر کو جو امریکہ میں ہے ۲۸، مارچ ۱۹۸۹ء کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "یاسر بشیر" منظور فرمایا ہے۔ نومولود محترم میجر (ریٹائرڈ) زین العابدین آف کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، صالح اور خادمِ دین بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔

محمد صدیق شاہد گورداسپوری
سابق مربی انچارج امریکہ و سیرالیون

درخواست دعا

- مکرم ناصر احمد خان صاحب (ہومیو ڈاکٹر) کے والد چوہدری محمد خان صاحب بعارضہ قلب بیمار ہیں۔
- مکرم حمید احمد صاحب پنشنز کی بائیں ٹانگ میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں فریکچر ہو گیا تھا۔ علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوا۔

کیا آپ اپنے بچوں کو بھی تلقین کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کی نماز ادا کیا کریں۔ نماز کے بعد بڑے وقار کے ساتھ بیت سے باہر نکلیں اور جو کچھ خطبہ میں سنا ہو وہ اُن دوستوں کو بتائیں جنہوں نے نہ سُنا ہو۔ اس طرح وہ نیکی کرنے اور نیکی پھیلانے کا باعث بنیں گے۔

بڑوں کا ادب کرنے سے شعور میں جلاء پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ جلاء ذہن کو تیز کرتی ہے۔ اور ذہن کی تیزی معاشرہ میں کامیابی کے قریب سے قریب تر لے آتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اقتباس

احمدیوں کی عید

قدرت ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا ایک ارشاد

"احمدیوں کی عید اس بات میں مضمر ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ اس کے بتائے ہوئے طریق پر اس کی بشارتوں کو حاصل کریں اور بنی نوع انسان کی خدمت میں اس طرح لگ جائیں کہ ہمارے مخالف جو ہمیں گالیاں دیتے اور ایذاء رسانی کے منصوبے باندھتے ہیں، یا ہم اپنے کام میں اتنے محو ہو جائیں کہ ہم ان کی طرف متوجہ ہی نہ ہوں۔ ہمیں ان سے کیا سروکار۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک رستہ پر چلایا ہے۔ اس رستہ پر چل کر بنی نوع انسان کی انتہائی خدمت کرنی چاہیئے تاکہ آنے والی تاریخ اس بات کی شہادت دے کہ جماعت نے بنی نوع انسان کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ دنیا میں سے جس کسی نے جہالت سے اس (یعنی جماعت احمدیہ) سے دشمنی کی اور اس کے خلاف ہر قسم کے منصوبے بنائے جماعت احمدیہ نے اسکے خلاف نہیں بلکہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کے پیار کے نتیجہ میں بھلائی اور خیر اور نیکی کے منصوبے بنائے کیونکہ یہی کام تھا جو ان کے سپرد کیا گیا تھا اور اسی کام میں وہ اتنے محو تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایک عید کے بعد دوسری عید اور دوسری عید کے بعد تیسری عید مقرّر کر دی۔

پس ہم خوش ہیں کیونکہ ہمارے لئے حقیقی عید میسّر ہے۔ ہمارے لئے یہ مقدّر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا میں اس دنیا کی خوشیوں کو بھی حاصل کریں۔ ہماری خوشی اس بات میں نہیں کہ ہم نے اچھے کپڑے پہنے۔ ہماری خوشی اس بات میں نہیں کہ ہم نے اچھا کھانا کھایا۔ ہماری خوشی اس بات میں بھی نہیں کہ ہم اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھے اور ہم نے خوب گپّیں ماریں۔ ہماری خوشی تو دراصل اس بات میں ہے کہ ہم نے اچھا کپڑا اسلئے پہنا کہ ہمارے خدا نے فرمایا تھا کہ میں نے تمہارے اوپر بڑا انعام کیا ہے اس لئے آج تم اچھا پہنو۔ ہماری خوشی اس بات میں ہے کہ ہمارے خدا نے فرمایا تھا کہ آج تم خوب کھاؤ اور خوش رہو۔ ویسے خوب کھاؤ کا مطلب اسراف کرنے کا نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ جو طیبات ہیں یہ کھاؤ اور میں کہتا ہوں کہ کھاؤ۔ چونکہ ہمارا رب ہمیں فرماتا ہے کہ کھاؤ اس لئے ہم کھاتے ہیں اور ہم خوش ہیں۔ اور ہمارا رب کہتا ہے کہ میرے نام کا ذکر کرنے کے لئے بشاشت اور مسرّت اور خوشی ڈھونڈنے کے لئے آپس میں بیٹھو اور نیکی کی باتیں کرو اور ہماری مجلسوں میں نیک باتیں ہی ہونی چاہئیں۔ جب تک ایسی نیک باتیں ہوتی رہیں گی حقیقی خوشی میسّر آتی رہے گی۔ اور یہ ہمارے رب کے نزدیک بھی اچھی چیز ہے اور ہمارے لئے بھی خوشی کی بات ہے ....

پس یہ ہے ہماری عید کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انتہائی خادم بندے بنیں اور اپنے رب کا رنگ، اس رحمٰن کا رنگ اور اس رحیم کا رنگ اور اس مالک یوم الدین کا رنگ اپنے اوپر چڑھائیں اور دنیا کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کن صفاتِ حسنہ کا مالک ہے۔ ہمارے وجود اور ہماری ہستی اور ہمارے اعمال میں دنیا کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے نظر آئیں تاکہ دنیا یہ سمجھے اور اس بات کی معرفت حاصل کرے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کس قسم کے پیار کا سلوک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ بھی اس طرف متوجہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ (دینِ حق۔ ناقل) .... خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر بنی نوع انسان کے لئے انتہائی محبت کا اظہار کریں اور ہم اس محبت میں بنی نوع انسان کی خاطر اور ان کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے انتہائی قربانیاں دینے والے ہوں اور ہمیں حقیقی خوشیاں (یعنی عید کی خوشیاں، جنہیں دنیا اس وقت پہچانتی نہیں) اس عید کی حقیقی خوشیاں میسّر آویں اور میسّر رہیں۔

(منقول از روزنامہ الفضل مورخہ ۲ اخاء ۱۳۵۴ہش ص۳)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۱۱ :- میں مریم وہاب زوجہ عبدالوہاب بن آدم پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کماسی غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۷-۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر ۶۸۰۰ ¢ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰۰۰ ¢ روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ مریم وہاب زوجہ عبدالوہاب بن آدم گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالوہاب بن آدم خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد بن صالح ولد الحاج صالح اکرا غانا۔

مسل نمبر ۲۶۹۱۲ :- میں بشارت احمد ولد محمد اعظم صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۱۸۰۰ روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشارت احمد ولد محمد اعظم صاحب سٹور کیپر فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا محمد اعظم والد موصی گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد ولد چوہدری علی احمد صاحب کلرک مین آفس فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد

مسل نمبر ۲۶۹۱۳ :- میں شاہدہ بشارت زوجہ بشارت احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۸۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم دس ہزار روپے (۲) طلائی زیورات ۵۰۰ ملی گرام ۵۰ گرام مالیتی دس ہزار دو سو بارہ روپے (۳) نقری زیورات وزنی دو تولہ مالیتی چار صد روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:- شاہدہ بشارت زوجہ بشارت احمد صاحب معرفت مرزا محمد اعظم صاحب سٹور کیپر فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مرزا محمد اعظم صاحب ولد مرزا احمد دین صاحب 13/1 دار البرکات ربوہ حال ٹنڈو محمد خان۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمود احمد صاحب ولد چوہدری علی احمد صاحب فوجی شوگر ملز ٹنڈو محمد خان ضلع حیدر آباد۔

مسل نمبر ۲۶۹۱۴ :- میں خالد محمود ولد ڈاکٹر محمود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۸-۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ خالد محمود 1/12-C بلاک ڈی لطیف آباد نمبر ۶ حیدر آباد گواہ شد نمبر ۱۔ میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ حیدر آباد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد ولد چوہدری خان محمد B/20 لطیف آباد نمبر ۱۰ حیدر آباد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: میراتھن دوڑ

نے انعامات تقسیم فرمائے اور مسٹر ڈیوڈ میلر ذریہ صحت اور لارڈ میئر کو احمدیہ جوبلی والے علامتی نشان سے آراستہ خوبصورت قلمدان تحفۃً پیش فرمائے۔ تقسیم انعامات کے بعد مسٹر ڈیوڈ ملر نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور اس کے کامیاب انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ وہ تیرہ سال سے اس لحاظ سے جماعت کے مرکز سے متعارف اور اس سے تعلق رکھتے ہیں کہ احمدیہ مشن ہاؤس میرے حلقہ انتخاب میں واقع ہے۔ یہ بات بیان کرتے ہوئے انہوں نے فخر محسوس کیا کہ تیرہ سالہ عرصہ میں جماعت احمدیہ کے ممبران نے ہمیشہ اچھے شہری ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اور ان میں ہمسایوں کے لئے محبت اور خلوص کے جذبات موجزن ہیں۔

انہوں نے بہت ہی روحانی ماحول پیدا کیا ہوا ہے۔ آخر پر انہوں نے صد سالہ جشن تشکر کے نہایت کامیابی کے ساتھ شروع ہونے پر حضور انور کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر حضور انور نے بھی خطاب فرمایا۔ حضور کی یہ کیسٹ الگ بھجوائی جا رہی ہے۔

اس موقع پر پیش کی جانے والی رپورٹ کے حوالہ سے حضور انور نے اس اہم نکتہ کیطرف توجہ دلائی کہ ہمارا مقصد ضرورتمند انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ اور اس قسم کے پروگراموں سے کسی شہرت یا پبلسٹی کا حصول مقصود نہیں ہے۔ ہم خالصۃً انسانی ہمدردی کے جذبہ سے یہ کام کرتے ہیں۔ اسی لئے میں نے اس موقع پر جمع ہونے والے فنڈ کو انگلستان کے تین مشہور خیراتی خدمت خلق کے اداروں کو پیش کرنے کی ہدایت کی تھی جو کہ اس موقع پر ان اداروں کے نمائندگان کو بصورت چیک پیش کی گئی ہے۔

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینیجر: مشہور دواخانہ
نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون ۹۰۶

خبریں

★ پاکستان میں افغانستان کے ناظم الامور قدرت اللہ نے کہا ہے کہ مجاہدین سو سال تک بھی جلال آباد یا کابل پر قبضہ نہیں کر سکتے۔

★ موقر برطانوی روزنامہ گارڈین نے جلال آباد کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے احمقانہ قرار دیا ہے۔ جانوں کا بے دریغ ضیاع جاری ہے اور دونوں بڑی طاقتیں افغان مسئلے کو بندوق کے زور پر حل کرنا چاہتی ہیں۔

★ سیالکوٹ میں مختلف بازاروں میں ایک سفید رنگ کی کار کے نامعلوم سواروں نے فائرنگ کر کے تین افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

★ ایوانِ صدر کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ صدرِ مملکت عوامی نمائندوں سے ملاقات جاری رکھیں گے۔ ترجمان نے کہا کہ عوامی نمائندوں سے ملاقاتیں آئین کے خلاف نہیں۔ اور اخبارات کے مالکان کو چاہیئے کہ غلط تشریحات کرنے والے ماہرین کی بجائے قانون کو سمجھنے والے قابل ماہرین کی خدمات حاصل کریں۔

★ وفاقی سیکرٹری اطلاعات نے کہا ہے کہ ٹی وی پر پنجاب کو کوریج نہ دینے کا الزام غلط ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ دعوت دینے کے باوجود نواز شریف نے ٹیلی ویژن کو انٹرویو نہیں دیا۔

★ برطانیہ کے شہر شیفیلڈ میں ہلز برو فٹ بال گراؤنڈ میں شائقین میں بھگدڑ مچ جانے سے ۱۰۸ افراد ہجوم میں کچل کر ہلاک ہو گئے بتایا گیا ہے کہ ایک دروازے پر بلا ٹکٹ لوگوں کی بڑی تعداد نے دھاوا بول دیا جس سے دروازہ ٹوٹ گیا۔

★ سکواش کے عالمی نمبر ۲ کھلاڑی جان شیر خان برٹش اوپن سکواش کے کوارٹر فائنل میں آسٹریلیا کے کھلاڑی کرس رابرٹسن سے شکست کھا گئے۔

★ قومی اسمبلی کے رکن غلام مصطفےٰ کھر نے کہا ہے کہ وہ جلد اپنے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی اور آئی جے آئی دونوں پر تنقید کی۔

★ روس کے صدر میخائیل گورباچوف بھی چین کا دورہ کر رہے ہیں۔ خیال ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے ماضی کو پس پشت ڈال دیا جائے گا۔

★ جمعیت العلمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا فضل الرحمٰن اور پیپلز پارٹی کے درمیان آٹھویں ترمیم کے بارے میں قائم ہونے والی دس رکنی کمیٹی اسی ہفتے کام شروع کر دے گی۔

★ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کی مخلوط حکومت ٹوٹنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ اور فی الحال مخلوط حکومت میں شامل جماعتوں میں کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوا۔

★ ڈپٹی کمشنر لاہور نے اعتراف کیا ہے کہ بڑے اور چھوٹے گوشت کی قیمتوں پر قابو پانے کی کوششوں میں ضلعی انتظامیہ ناکام رہی ہے انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ شہری گوشت کھانا بند کر دیں تاکہ قصابوں کی عقل ٹھکانے آجائے۔

★ افغان مہاجرین کی تعداد میں ۶۰ ہزار مزید کا اضافہ ہو گیا ہے۔ تازہ مہاجرین جلال آباد کی لڑائی کے بعد آئے ہیں۔

★ ایک خبر کے مطابق حدود آرڈیننس جو ۱۹۷۹ء میں نافذ کیا گیا تھا اس سال اپنے دس سال پورے کر کے خود بخود ختم ہو جائے گا۔

★ پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان پاکستان کے تاریخی مقامات کے بارے میں ایک کتاب لکھ رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر ان کا تجربہ کامیاب ہو گیا تو وہ ایک اشاعتی ادارہ قائم کریں گے۔

متی چھوڑ کورس
قیمت فی کورس ۱۵/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز ۷۷۱، کلینک ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

جواہر الکلام

قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوار روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے

دعاؤں کرتے ہوئے لازمی
چندہ جات چندہ عام حصہ
آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا کریں
ناظر مال

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کامرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص: مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
فون ۳۴۱۳۴
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ امۃ الودود عائشہ عمر نے سیدنا حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ کی دعاؤں کے طفیل خدا کے فضل سے امسال پانچویں جماعت کے بورڈ کے امتحان میں ۱۴۷½ نمبر حاصل کر کے تحصیل میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ بچی خدا کے فضل سے "وقفِ اولاد" کے تحت واقفہ زندگی ہے۔ مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری کی نواسی اور محترم ملک غلام احمد صاحب ارشد کی پوتی ہے۔

خاندان حضرت بانیٔ سلسلہ، بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو علم و معرفت میں ترقی عطا فرمائے اور یہ کامیابی مزید ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ ضلع کی پوزیشن کا اعلان ابھی نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ بچی ضلع میں بھی نمایاں پوزیشن حاصل کرے گی۔

(ملک منصور احمد عمر۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرا بیٹا راجہ محمد اکبر اقبال گذشتہ دو سال سے انتڑیوں کے ورم کی وجہ سے بہت علیل ہے علاج معالجہ کے باوجود افاقہ نہیں ہو رہا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے اس بچہ کی معجزانہ شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دوسرے بیٹے عزیزم راجہ محمد حنیف نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آزاد کشمیر یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی سے بی ایس سی الیکٹرونکس انجینئرنگ کی ڈگری ستر فیصد سے زائد نمبروں کے ساتھ حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

(غلام ذکیہ بیگم بنت حضرت مولوی عطاء اللہ صاحب رفیق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ)